سوال

(188)حرام قرار دینے کی قسم اور طلاق کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حرام قرار دینے کی قسم اور طلاق کا کیا حکم ہے؟ حتیٰ کہ ایسی قسم، حلف اٹھانے والے کی عادت بن جائے؟ (ن۔ر۔ن۔الریاض)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی چیز کو حرام کرنے کی قسم اٹھانا جائز نہیں۔ خواہ کسی حرام کام کے متعلق کہے کہ میں یہ ضرور کروں گا۔ یا یوں کہے: مجھ پر حرام ہے اگر میں ایسا کروں، یا یوں کہے میں ایسا نہ کروں گا، کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِىُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ أَحَلَّ ٱللَّهُ لَكَ

''اے نبی! تم وہ چیز کیوں حرام کرتے ہو جسے اللہ نے تمہارے لیے حلال کیا ہے؟'' (التحریم: ۱)

نیز اپنی بیویوں سے ظہار کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا:

وَإِنَّهُمْ لَيَقُولُونَ مُنكَرًا مِّنَ ٱلْقَوْلِ وَزُورًا

''اور یہ لوگ سخت ناپسندیدہ بات اور جھوٹ کہتے ہیں۔'' (المجادلہ: ۲)

اور اس لیے بھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے بغیر کسی کی قسم اٹھانے سے منع کیا اور فرمایا:

((مَن حَلَفَ بِغَيرِ اللّٰهِ فَقَدْ أَشرَكَ))

''جس نے اللہ کے بغیر کسی کی قسم اٹھائی، اس نے شرک کیا۔''

''اور بلاشبہ کسی حرام چیز کے متعلق انسان کا یہ کہنا کہ میں ایسا ضرور کروں گا، اللہ کے بغیر قسم اٹھانے کی ہی ایک قسم ہے۔

رہا طلاق کا معاملہ، تو اس کے متعلق قسم اٹھانا مکروہ ہے۔ جیسے یوں کہے: ''مجھ پر طلاق'' میں ایسا ضرور کروں گا، یا اگر میں ایسا کروں تو تجھ پر طلاق ہے۔ کیونکہ ایسا کہنے سے کبھی طلاق واقع ہو بھی جاتی ہے، جو شرعی سبب کے بغیر ہو تو اللہ کے ہاں حلال چیزوں میں سب سے زیادہ قابل نفرت چیز ہے۔ اور یہ بات صرف غصہ یا کسی معاملہ میں تیزی دکھلانے کی وجہ سے ہوتی ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح طور پر ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ابغض الحلال الی اللہ: الطلاق))

''اللہ کے ہاں حلال چیزوں میں سب سے قابل نفرت چیز طلاق ہے۔''

اور اگر یوں کہے کہ طلاق ہے میں ایسا ضرور کروں گا یا ایسا نہیں کروں گا تو یہ ناپسندیدہ بات ہے جو جائز نہیں کیونکہ یہ غیر اللہ کی قسم ہے... اور توفیق دینے والا تو اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلداول - صفحہ 171

محدث فتویٰ